اعضاء کی پیوندکاری اور عطیۂ خون کے حکم میں فرق!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جب اعضاء انسانی کی پیوندکاری جائز نہیں تو ایک انسان کا دوسرے انسان کو خون دینا کیسے جائز ہے؟ براہِ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت فرمائیں۔

مستفتی: عباداللہ دیروی

الجواب باسمہٖ تعالٰی

واضح رہے کہ انسان کے اعضاء اور خون میں مندرجہ ذیل وجوہات سے فرق ہے:

۱:......خون انسان کے اجزاء میں سے ضرور ہے، لیکن اعضاء میں سے نہیں، انسان کے اندر اخلاطِ اربعہ: صفراء، سوداء، خون، بلغم، یہ چیزیں سیال ہوتی ہیں اور یہ چیزیں انسان کے اجزاء ہیں، اعضاء مستحکم نہیں، کیونکہ انسان جب مرجاتا ہے اس کے تمام اعضاء پہلے جس طرح موجود تھے مرنے کے بعد بھی تمام اعضاء موجود رہتے ہیں، اگرچہ حیات نہ ہونے کی وجہ سے کام نہیں کرتے، جبکہ خون جزوِ مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے پانی بن جاتا ہے۔

۲:......فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ حمل جب تک خون کا لوتھڑا ہو وہ انسان اور اعضاء کے حکم میں نہیں، ایسی صورت میں اگر اسقاطِ حمل ہوجائے تو اس اسقاط کے بعد جو خون نکلے گا شرعاً وہ نفاس کا خون نہیں، کیونکہ یہ حمل خون کے لوتھڑے کی صورت میں تھا اور اگر حمل میں اعضاء انسانی پیدا ہونے کے بعد حمل ساقط ہوجائے تو اس کے بعد نکلا ہوا خون نفاس کے حکم میں ہے، جیسا کہ ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''والسقط إذا استبان بعض خلقہٖ فھو مثل الولد التام یتعلق بہٖ أحکام الولادۃ من انقضاء العدۃ وصیرورۃ المرءۃ نفساء لحصول العلم بکونہٖ ولدًا مخلوقًا عن الذکر والأنثٰی، بخلاف ما إذا لم یکن استبان من خلقہٖ شیء ، لأنا لاندری ذاک ھو المخلوق من مائھما أو دم جامد أو شیء من الأخلاط الردیۃ استحال إلٰی صورۃ لحمٍ ، فلایتعلق بہٖ شیء من أحکام الولادۃ۔'' (ج:۱،ص:۴۳، کتاب الطہارۃ، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس، الخ، ط:سعید)

۳:......حمل جب تک خون کی شکل میں ہو تو ضرورتِ شدیدہ کے وقت اُسے گرایا جاسکتا ہے،

لیکن اگر اس کے اعضاء بن گئے تو اس کا گرانا جائز نہیں ہے، جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے۔

(راجع: ج:۶، ص:۳۷۴، کتاب الحظر والاباحۃ، ط: سعید)

۴:......اخلاطِ اربعہ مثلاً: صفراء، سوداء، بلغم، خون، انسانی زندگی کے لیے ممد ومعاون ضرور ہیں، بالفعل اعضاء میں شامل نہیں، اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ انسان کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: انسان کو نطفہ سے پیدا کیا، پھر اُسے خون کا لوتھڑا بنایا، پھر گوشت کا ٹکڑا، پھر ہڈیاں بنائی ہیں، پھر ہڈیوں کے اوپر گوشت اور چمڑا چڑھایا۔

اس ترتیب سے حقیقت بالکل عیاں ہوجاتی ہے کہ جس طرح نطفہ وخون کے جوہر وحقیقت میں فرق ہے، اسی طرح گوشت اور خون کی حقیقت میں بھی فرق ہے۔ ان مختلف فروق اور اوصافِ مفارقہ کی وجہ سے خون کو دیگر اعضاء انسانی میں شمار کر کے دونوں پر یکساں حکم لاگو کرنا کسی طرح درست نہیں۔

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ''انسانی اعضاء کی پیوندکاری اور اُس کے شرعی احکام''

مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چاٹگامی مدظلہ العالی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد شفیق عارف	عزیر محمود دین پوری

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

آپ کے سوالات اور اُن کا حل (احادیث کی روشنی میں) [4 جلدیں]

اُن سوالات کے جوابات جو افریقہ، بنگلہ دیش اور پاکستان میں مفتی صاحب سے کیے گئے تھے

تالیف: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چاٹگامی دامت برکاتہم العالیہ

سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر: اسلامی کتب خانہ، نزد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

فون نمبر: 0335-2420737 021-34927159